

## خطبہ (۲)

ہماری وجہ سے تم نے (گمراہی) کی تیرگیوں میں ہدایت کی روشنی پائی اور رفت و بلندی کی چوٹیوں پر قدم رکھا اور ہمارے سبب سے اندر ہیری راتوں کا ندھیرا بیوں سے ٹھنچ (ہدایت) کے اجالوں میں آگئے۔

وہ کان بہرے ہو جائیں جو چلانے والے کی چیخ پا کرنہ سنیں، بھلا وہ کیوں کمیری کمزور اور دھرمی آواز کوں پائیں گے جو اللہ و رسول کی بلند بانگ صدائیں کے سنتے سے بھی بہرے رہ چکے ہوں۔ ان دلوں کو سکون و فرار نصیب ہو جن سے خوف خدا کی دھڑکنیں الگ نہیں ہوتیں۔ میں تم سے ہمیشہ غدر و بیوفائی ہی کے نتائج کا منتظر رہا اور فریب خور دہ لوگوں کے سے رنگ ڈھنگ کے ساتھ تمہیں بھانپ لیا تھا۔ اگرچہ دین کی نقاب نے مجھ کو تم سے چھپائے رکھا، لیکن میری نیت کے صدق و صفا نے تمہاری صورتیں مجھے دکھادی تھیں۔ میں بھٹکانے والی راہوں میں تمہارے لئے جادہ حق پر کھڑا تھا جہاں تم ملتے ملاتے تھے مگر کوئی راہ دکھانے والا نہ تھا، تم کنوں کھودتے تھے مگر پانی نہیں نکال سکتے تھے۔

آج میں نے اپنی اس خاموش زبان کو جس میں بڑی بیان کی قوت ہے، گویا کیا ہے۔ اس شخص کی رائے کیلئے دوری ہو جس نے مجھ سے کنارہ کشی کی۔ جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں نے کبھی اس میں شک و شہر نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی جان کیلئے خوف کا لحاظ کبھی نہیں کیا، بلکہ جاہلوں کے غلبہ اور گمراہی کے تسلط کا ڈر تھا (اسی طرح میری اب تک کی خاموشی کو سمجھنا چاہئے)۔ آج ہم اور تم حق و باطل کے دورا ہے پر کھڑے ہوئے ہیں، جسے پانی کا طمیانہ ہو وہ پیاس نہیں محسوس کرتا، (اسی طرح میری موجودگی میں تمہیں میری قدر نہیں)۔

--☆☆--

(۴) وَمِنْ حُكْمِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلْأُمُ

بِنَا اهْتَدَيْتُمْ فِي الظَّلَمِيَّةِ،  
وَ تَسَنَّتُمُ الْعُلَيَّاً، وَ بِنَا افْجَرْتُمْ  
عَنِ السَّرَّارِ.  
وَقَرَ سَعْيٌ لَمْ يَفْقَهِ الْوَاعِيَةَ، وَ كَيْفَ  
يُرَايِ النَّبَّاءَ مَنْ أَصْمَتَهُ الصَّيْحَةُ،  
رُبِطَ جَنَانٌ لَمْ يُفَارِقْهُ الْخَفَقَانُ،  
مَا زِلْتُ أَنْتَظِرُ بِكُلِّ عَوَاقِبِ الْغَدْرِ،  
وَ آتَوْسَكُمْ بِحِلْيَةِ الْمُغْتَرِّينَ،  
سَتَرَنِي عَنْكُمْ جِلْبَابُ الدِّينِ،  
وَ بَصَرَنِي كُمْ صِدْقُ النِّيَّةِ.  
أَقَمْتُ لَكُمْ عَلَى سَنَنِ الْحَقِّ فِي  
جَوَادِ الْمُضَلَّةِ، حَيْثُ تَلْتَقُونَ وَ لَا دَلِيلَ وَ  
تَحْتَفِرُونَ وَ لَا ثِيَّبُونَ.

أَلَيْوَمْ أُنْطِقْتُ لَكُمُ الْعَجْمَاءَ  
ذَاتِ الْبَيَانِ، عَرَبَ رَأْيُ امْرِيٍّ تَخَلَّفَ عَنِّي،  
مَا شَكَكْتُ فِي الْحَقِّ مُذْ أُرِيتُهُ،  
لَمْ يُوْجِسْ مُؤْسِى عَلَيْهِ السَّلَامُ خِيفَةً  
عَلَى نَفْسِهِ، أَشْفَقَ مِنْ غَلَبَةِ  
الْجُهَّاَلِ وَ دَوَلِ الْفَضَّالِ، الْيَوْمَ  
تَوَاقَنَّا عَلَى سَبِيلِ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ  
مَنْ وَثَقَ بِسَاءَ لَمْ يَظْهَأُ.

-----☆☆-----

۴۔ حضرت موسیٰ عالیٰ اللہم کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب ان کے مقابلے میں جادوگر بلائے گئے اور انہوں نے رسیاں اور لاثیخیاں زمین پر پھینک کر اپنا سحر دھایا تو آپ ڈرنے لگے۔ چنانچہ قدرت کا ارشاد ہے:

﴿يُنْجِيلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَنْسَعِيٌ﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّؤْسِيٌ ﴿قُلْنَا لَا تَنْخُفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى﴾<sup>۱۶</sup>

(ان کے جادو کی وجہ سے) موسیٰ عالیٰ اللہم کو یوں محسوس ہوا کہ وہ دوڑ رہی ہیں جس سے وہ جی میں ڈرے۔ ہم نے کہا کہ موسیٰ! تم کوئی اندر یشہد کرو۔ یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔

امیر المؤمنین عالیٰ اللہم فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عالیٰ اللہم کے خوف کھانے کا باعث یہ نہیں تھا کہ وہ چونکہ رسیوں اور لاثیخیوں کو سانپ کی طرح دوڑتے دیکھ رہے تھے، اس لئے انہیں اپنی جان کا خطرہ لا جت ہو گیا ہوا اور وہ اس سبب سے ناٹ ہو گئے ہوں، بلکہ ان کے ڈرنے کا سبب یہ خیال تھا کہ کہیں دنیا والے ان شعبدہ بازیوں سے متاثر ہو کر گمراہی میں نہ پڑ جائیں اور ان نظر بندیوں سے باطل کی بنیادیں مستحکم نہ ہو جائیں۔ چنانچہ موسیٰ عالیٰ اللہم کو یہ کہہ کر ڈھارس نہیں دی جاتی کہ تمہاری جان محفوظ ہے، بلکہ یہ کہا جیسا کہ تم ہی غالب رہو گے اور تمہارا ہی بول بالا ہو گا۔ چونکہ انہیں اندر یشہد کے دب جانے اور باطل کے ابھر آنے کا تھا، مگر انہیں جان کے جانے کا حق کی فتح و کامرانی کے بجائے حفظ جان کی انہیں تسلی دی جاتی۔ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے بھی خوف یہی ہے کہ کہیں دنیا والے ان لوگوں (لطحہ وزیر وغیرہ) کی فریب کاریوں کے پھنسنے میں نہ پھنس جائیں اور حق سے منہ موز کر ضلالت و گمراہی میں نہ جا پڑیں، ورنہ مجھے اپنی جان کی کنجھی پرواہ نہیں ہوئی۔

